تحریکِ نسواں

جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی

آزادئ نسواں کا فریب

قرآنِ کریم کی تعلیمات اور رسولِ کریم ﷺ کی ہدایات سے کسی ادنیٰ شبہ کے بغیر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ درحقیقت انسانی زندگی دو مختلف شعبوں پر منقسم ہے، ایک گھر کے اندر کا شعبہ ہے اور ایک گھر کے باہر کا۔ یہ دونوں شعبے ایسے ہیں کہ ان دونوں کو ساتھ لئے بغیر ایک متوازن اور معتدل زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔ گھر کا انتظام بھی ضروری ہے اور گھر کے باہر کا انتظام، یعنی کسبِ معاش اور روزی کمانے کا انتظام بھی ضروری۔ جب دونوں کام ایک ساتھ اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھیک چلیں گے تب انسان کی زندگی استوار ہوگی اور اگر ان میں سے ایک انتظام بھی ختم ہو گیا یا ناقص ہو گیا تو اس سے انسان کی زندگی میں توازن ختم ہوجائے گا۔

مرد اور عورت کے درمیان تقسیم کار

ان دونوں شعبوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ تقسیم فرمائی کہ مرد کے ذمے گھر کے باہر کے کام لگائے، مثلاً کسبِ معاش اور روزی کمانے کا کام اور سیاسی اور سماجی کام وغیرہ؛ یہ سارے کام درحقیقت مرد کے ذمے عائد کئے ہیں۔ جبکہگھر کے اندر کا شعبہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے عورتوں کے حوالے کیا ہے کہ وہ اس کو سنبھالیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم آجاتا کہ عورت باہر کا انتظام کرے گی اور مرد گھر کا انتظام کرے گا، تو بھی کوئی چوں وچرا کی مجال نہیں تھی۔ لیکن اگر عقل کے ذریعے انسان کی فطری تخلیق کا جائزہ لیں تو بھی اس کے سوا اور کوئی انتظام نہیں ہوسکتا کہ مرد گھر کے باہر کا کام کرے اور عورت گھر کے اندر کا کام کرے، اس لئے کہ مرد اور عورت کے درمیان اگر تقابل کرکے دیکھا جائے تو ظاہر ہو گا کہ جسمانی قوت جتنی مرد میں ہے، اتنی عورت میں نہیں اور کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مرد میں عورت کی نسبت جسمانی قوت زیادہ رکھی ہے، اور گھر کے باہر کے کام قوت اور محنت کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ کام قوت اور محنت کے بغیر انجام نہیں دیے جاسکتے۔ لہٰذا اس فطری تخلیق کا بھی تقاضا یہی تھا کہ گھر کے باہر کا کام مرد انجام دے، اور گھر کے اندر کے کام عورت کے

www.KitaboSunnat.com

سپرد ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو براہِ راست خطاب فرماتے ہوئے ان کے واسطے سے ساری مسلمان خواتین سے خطاب فرمایا:

{وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ}(الاحزاب:۳۳) یعنی "تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔"

اس میں صرف اتنی بات نہیں کہ عورت کو ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جانا چاہئے بلکہ اس آیت میں ایک بنیادی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے، وہ یہ کہ ہم نے عورت کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ گھر میں قرار سے رہ کر گھر کے انتظام کو سنبھالے۔

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی اپنے درمیان یہ تقسیم کار فرمار کھی تھی کہ حضرت علیؓ گھر کے باہر کے کام انجام دیتے اور حضرت فاطمہؓ گھر کے اندر کا انتظام سنبھالتیں۔ چنانچہ گھر میں جھاڑو دیتیں، چکی چلا کر آٹا پیستیں، پانی بھرتیں اور کھانا پکاتیں۔

عورت کو کس لالچ پر گھر سے باہر نکالا گیا؟

لیکن جس ماحول میں معاشرے کی پاکیزگی کوئی قیمت نہ رکھتی ہو، اور جہاں عفت وعصمت کے بجائے اخلاق باختگی اور حیاسوزی کو منتہائے مقصود سمجھا جاتا ہو، ظاہر ہے کہ وہاں اس تقسیم کار اور پردہ وحیا کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ راستے کی رکاوٹ سمجھا جائے گا۔ چنانچہ جب مغرب میں تمام اخلاقی اقدار سے آزادی کی ہوا چلی تو مرد نے عورت کے گھر میں رہنے کو اپنے لئے دوہری مصیبت سمجھا۔ ایک طرف تو اس کی ہوسناک طبیعت عورت کی کوئی ذمہ داری قبول کئے بغیر قدم قدم پر اس سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی، اور دوسری طرف وہ اپنی قانونی بیوی کی معاشی کفالت کو بھی ایک بوجھ تصور کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے دونوں مشکلات کا جو عیارانہ حل نکالا، اس کا خوبصورت اور معصوم نام 'تحریکِ آزادیٔ نسواں' ہے۔ عورت کو یہ پڑھایا گیا کہ تم اب تک گھر کی چاردیواری میں قید رہی ہو، اب آزادی کا دور ہے اور تمہیں اس قید سے باہر آکر مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کے ہر کام میں حصہ لینا چاہئے۔ اب تک تمہیں حکومت وسیاست کے ایوانوں سے بھی محروم رکھا گیا ہے، اب تم باہر آکر زندگی کی جدوجہد میں برابر کا حصہ لو تو دنیا بھر کے اعزازات اور اونچے اونچے منصب تمہارا انتظار کررہے ہیں۔

عورت بے چاری دل فریب نعروں سے متاثر ہو کر گھر سے باہر آگئی اور پروپیگنڈے کے تمام وسائل کے ذریعے شور مچا مچا کر اسے یہ باور کرادیا گیا کہ اسے صدیوں کی غلامی کے بعد آج آزادی ملی ہے، اور اب اس کے رنج ومحن کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان دل فریب نعروں کی آڑ

www.KitaboSunnat.com

میں عورت کو گھسیٹ کر سڑکوں پر لایا گیا،اسے دفتروں میں کلر کی عطا کی گئی،اسے اجنبی مردوں کی پرائیویٹ سیکرٹری کا 'منصب' بخشا گیا، اسے 'اسٹینو ٹائپسٹ' بننے کا اعزاز دیا گیا۔ اسے تجارت چمکانے کے لئے 'سیلز گرل' اور 'ماڈل گرل' بننے کا شرف بخشا گیا، اور اس کے ایک ایک عضو کو برسر بازار رُسوا کرکے گاہکوں کو دعوت دی گئی کہ آؤ اور ہم سے مال خریدو، یہاں تک کہ وہ عورت جس کے سر پر دین فطرت نے عزت وآبرو کا تاج رکھا تھا اور جس کے گلے میں عفت وعصمت کے ہار ڈالے تھے، تجارتی اداروں کے لئے ایک شو پیس اور مرد کی تھکن دور کرنے کے لئے ایک تفریح کا سامان بن کر رہ گئی!!

آج ہر گھٹیا کام عورت کے سپرد ہے

نام یہ لیا گیا کہ عورت کو 'آزادی' دے کر سیاست و حکومت کے ایوان اس کے لئے کھولے جارہے ہیں، لیکن ذرا جائزہ لے کر تو دیکھئے کہ اس عرصے میں خود مغربی ممالک کی کتنی عورتیں صدر یا وزیراعظم بن گئیں؟ کتنی خواتین کو جج بنایا گیا؟ کتنی عورتوں کو دوسرے بلند مناصب کا اعزاز نصیب ہوا؟ اعدادوشمار جمع کئے جائیں تو ایسی عورتوں کا تناسب بمشکل چند فی لاکھ ہوگا۔ ان گنی چنی خواتین کو کچھ مناصب دینے کے نام پر باقی لاکھوں عورتوں کو جس بیدردی کے ساتھ سڑکوں اور بازاروں میں گھسیٹ کر لایا گیاہے، وہ آزادئ نسواں' کے فراڈ کا المناک ترین پہلو ہے۔آج یورپ اور امریکہ میں جا کر دیکھئے تو دنیا بھر کے تمام نچلے درجے کے کام عورت کے سپرد ہیں۔ ریستورانوں میں کوئی مرد ویٹر شاذونادر ہی کہیں نظر آئے گا، ورنہ یہ خدمات تمام تر عورتیں انجام دے رہی ہیں۔ ہوٹلوں میں مسافروں کے کمرے صاف کرنے، ان کے بستر کی چادریں بدلنے اور 'روم اٹنڈنٹ' کی خدمات تمام تر عورتوں کے سپرد ہیں۔ دوکانوں پر مال بیچنے کے لئے مرد خال خال نظر آئیں گے، یہ کام بھی عورتوں ہی سے لیا جارہا ہے۔ دفاتر کے استقبالیوں پر عام طور پر عورتیں ہی تعینات ہیں۔ اور بیرے سے لے کر کلرک تک کے تمام 'مناصب' زیادہ تر اسی صنفِ نازک کے حصے میں آئے ہیں جسے 'گھر کی قید سے آزادی' عطا کی گئی ہے۔

نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ

پروپیگنڈے کی قوتوں نے یہ عجیب وغریب فلسفہ ذہنوں پر مسلط کردیاہے کہ عورت اگر

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر میں اپنے اور اپنے شوہر، اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور اولاد کے لئے خانہ داری کا انتظام کرے تو یہ قید اور ذلت ہے، لیکن وہی عورت اجنبی مردوں کے لئے کھانا پکائے، ان کے کمروں کی صفائی کرے، ہوٹلوں اور جہازوں میں ان کی میزبانی کرے، دو کانوں پر اپنی مسکراہٹوں سے گاہکوں کو متوجہ کرے اور دفاتر میں اپنے افسروں کی ناز برداری کرے تو یہ 'آزادی' اور 'اعزاز' ہے۔ **انا اللہ وانا الیہ راجعون**

پھر ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ عورت کسبِ معاش کے آٹھ آٹھ گھنٹے کی یہ سخت اور ذلت آمیز ڈیوٹیاں ادا کرنے کے باوجود اپنے گھر کے کام دھندوں سے اب بھی فارغ نہیں ہوئی۔ گھر کی تمام خدمات آج بھی پہلے کی طرح اسی کے ذمے ہیں، اور یورپ اور امریکہ میں اکثریت ان عورتوں کی ہے جن کو آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی دینے کے بعد اپنے گھر پہنچ کر کھانا پکانے، برتن دھونے اور گھر کی صفائی کا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

کیا نصف آبادی عضوِ معطل ہے؟

عورتوں کو گھر سے باہر نکالنے کے لئے آج کل ایک چلتا ہوا استدلال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی نصف آبادی کو عضوِ معطل بنا کر قومی تعمیر و ترقی کے کام میں نہیں ڈال سکے۔ یہ بات اس شان سے کہی جاتی ہے کہ گویا ملک کے تمام مردوں کو کسی نہ کسی کام پر لگا کر مردوں کی حد تک 'مکمل روزگار' کی منزل حاصل کرلی گئی ہے۔ اب نہ صرف یہ کہ کوئی مرد بے روزگار نہیں رہا بلکہ ہزارہا کام 'مین پاور' کے انتظار میں ہیں۔

حالانکہ یہ بات ایک ایسے ملک میں کہی جارہی ہے جہاں اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل مرد سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں، جہاں کوئی چپڑاسی یا ڈرائیور کی آسامی نکلتی ہے تو اس کے دسیوں گریجویٹ اپنی درخواستیں پیش کردیتے ہیں اور اگر کوئی کلرک کی جگہ نکلتی ہے تو اس کے لئے دسیوں ماسٹر اور ڈاکٹر تک کی ڈگریاں رکھنے والے اپنی درخواستیں پیش کردیتے ہیں۔ پہلے مردوں کی 'نصف آبادی' ہی کو ملکی تعمیر و ترقی کے کام میں پورے طور پر لگا لیجئے۔ اس کے بعد باقی نصف آبادی کے بارے میں سوچئے کہ وہ عضوِ معطل ہے یا نہیں؟

آج فیملی سسٹم تباہ ہوچکا ہے!

اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر کی ذمہ دار بنایا تھا، گھر کی منتظمہ بنایا تھا کہ وہ فیملی سسٹم استوار

www.KitaboSunnat.com

رکھ سکے، لیکن جب وہ گھر سے باہر آ گئی تو یہ ہوا کہ باپ بھی باہر اور ماں بھی باہر، اور بچے اسکول میں یا نرسری میں، اور گھر پر تالا پڑ گیا، اب وہ فیملی سسٹم تباہ اور برباد ہو کر رہ گیا۔ عورت کو تو اس لئے بنایا تھا کہ جب وہ گھر میں رہے گی تو گھر کا انتظام بھی کرے گی اور بچے اس کی گود میں تربیت پائیں گے، ماں کی گود بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ وہیں سے وہ اخلاق و کردار سیکھتے ہیں، وہیں سے زندگی گزارنے کے صحیح طریقے سیکھتے ہیں، لیکن آج مغربی معاشرے میں فیملی سسٹم تباہ ہو کر رہ گیا ہے، بچوں کو ماں اور باپ کی شفقت میسر نہیں ہے، اور جب عورت دوسری جگہ کام کر رہی ہے اور مرد دوسری جگہ کام کر رہا ہے، اور دونوں کے درمیان دن بھر میں کوئی رابطہ نہیں ہے، اور دونوں جگہ پر آزاد سوسائٹی کا ماحول ہے بسا اوقات ان دونوں میں آپس کا رشتہ کمزور پڑ جاتا اور ٹوٹنے لگتا ہے اور اس کی جگہ ناجائز رشتے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں، اور اس کی وجہ سے طلاق تک نوبت پہنچتی ہے اور گھر برباد ہو جاتا ہے۔

عورت کے بارے میں 'گورباچوف' کا نظریہ

اگر یہ باتیں صرف میں کہتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ سب باتیں آپ تعصب کی بنا پر کہہ رہے ہیں لیکن اب سے چند سال پہلے سوویت یونین کے آخری صدر 'میخائل گورباچوف' نے ایک کتاب لکھی ہے ...... **پروسٹرائیکا**

آج یہ کتاب ساری دنیا میں مشہور ہے اور شائع شدہ شکل میں موجود ہے، اس کتاب میں گورباچوف نے 'عورتوں کے بارے میں' (Status of Women) کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے، اس میں اس نے صاف اور واضح لفظوں میں یہ بات لکھی ہے کہ

"ہماری مغرب کی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا، اور اس کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا، اس لئے کہ مرد بھی کام کر رہے ہیں اور عورتیں بھی کام کر رہی ہیں، لیکن پیداوار کے زیادہ ہونے کے باوجود اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا اور اس فیملی سسٹم کے تباہ ہونے کے نتیجے میں ہمیں جو نقصان اُٹھانے پڑے ہیں، وہ نقصانات اُن فوائد سے زیادہ ہیں جو پروڈکشن کے اضافے کے نتیجے میں ہمیں حاصل ہوئے۔ لہٰذا میں اپنے ملک میں 'پروسٹرائیکا' کے نام سے ایک تحریک شروع کر رہا ہوں، اس میں میرا ایک بڑا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ عورت جو گھر سے باہر نکل چکی ہے، اس کو واپس گھر میں کیسے لایا جائے؟ اسکے طریقے سوچنے پڑیں گے، ورنہ جس طرح ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو چکا ہے، اسی طرح ہماری پوری قوم تباہ ہو جائے گی۔"

www.KitaboSunnat.com